السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پانی ناپاک کس طرح ہوتا ہے اوراس کے پاک کرنے کا کیا حکم ہے کیا ابتدائے اسلام میں تا خلافتِ راشدہ ۳۰سال تک آب نوشی کے چاہات نہ تھے اگر تھے توان میں کوئی چیز مثلاً چوہا، چڑیا یا بلی کتا گرتا کر کس طرح پاک کرتے تھے اوراگر کوئی میلا کپڑا گرتا تھا توکس طرح پاک کرتے تھے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پانی جتنا بھی ہوپاک ہے جب تک اس میں کوئی ناپاک چیز اتنی نہ گرے جس سے اس کی بو یا مزہ یا رنگ بدل جائے، زنانہ نبوت میں پانی کے کنویں تھے مگر ایسے جانور گرنے سے ناپاک نہ سمجھے جاتے تھے یہ رائے پچھلوں کی ہے۔ وہاں وہی قانون تھا جومذکور ہوا۔

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ کنواں وغیرہ محض کتا گرنے سے ناپاک نہیں ہوسکتا جب تک اس کا بو یا مزہ یا رنگ تبدیل نہ ہو۔ احادیث سے یہی چیز ثابت ہے اوراسی پر علمائے اسلام کا اجماع ہے سبل الاسلام میں ہے
((اجمع العلماء علیٰ ان لاماء القلیل والکثیر اذاوقعت فیہ نجاسة فغیرت لہ طعما اولونا اوریحا فھو نجس فالاجماع ھوالدلیل علی نجاسة ماتغیر احد اوسافہ لاھذہ الزیادة انتھی))
عبداللہ بن عمر کی روایت میں اتنی تفصیل اورآتی ہے
((اذاکان الماء قلتین لم یحمل الخبث وفی لفظ لم ینجس اخرجہ الاربعة وصححہ ابن خزیمة))
''یعنی جب پانی دو قلہ ہو توجب تک اس کا رنگ یا مزہ یا بو نہ بدلے ناپاک نہیں ہوتا۔ دوقلوں کا اندازہ عرب کی جیسی بڑی بڑی مشکوں سے ۱۰، ۱۲ مشک پانی کا ہے، مزید تفصیلات کے لیے حوالہ مذکورہ ملاحظہ ہو۔ محمد داؤد راز (الجواب صحیح : علی محمد سعیدی جامعہ سعیدیہ خانیوال مغربی پاکستان، فتاویٰ ثنائیہ جلد اول، ص ۳۸۴، ۳۸۵)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الطہارۃ جلد 1 ص 35-36

محدث فتویٰ